رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۵۹۵ رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۵۹۵ رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۵۹۵
Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضوابط

چندہ سالانہ عوام سے۔ تین روپے
" ششماہی " ایک روپیہ بارہ آنے
چندہ سالانہ سرپرستوں سے۔ عشرہ
" " امراء سے۔ عشرہ
" " والیان ریاست پچیس روپے
" " ممالک غیر سے .. اشلنگ
..... .

مستقل قواعد

(۱) اسلام کی خوبیوں اور برکات کا ذکر کرنا اور دیگر مذاہب میں اس کی فضیلت ظاہر کرنا (۲) دنیا میں تبلیغ اسلام کے اہم فرائض کو ادا کرنا (۳) معترضین کے حملوں کا مدلل و صحیح جواب دینا۔ (۴) راعی اور رعایا کے تعلقات کو مضبوط اور مستحکم بنانا۔

اخبار نور قادیان دارالامان

جلد ۳۳ | مورخہ ۱۲ ستمبر ۱۹۴۳ء مطابق ۱۲ رمضان ۱۳۶۲ھ | نمبر ۱۱

بخدمت اڈیٹر صاحب
ریویو آف ریلیجنز قادیان
Qadian

INDIA POSTAGE
3 PS
DEC 1943
AM
QADIAN

شذرات

قرآن مجید کا گورمکھی ترجمہ

جیسا کہ دوستوں کو علم ہے۔ قرآن مجید کے گورمکھی ترجمہ کا دوسرا ایڈیشن چھپ رہا ہے۔ پروفوں کے دیکھنے پر بہت وقت دینا پڑتا ہے۔ کیونکہ یہ کلام مجید کا معاملہ ہے۔ ایک ایک لفظ پر غور کرنا پڑتا ہے۔ ترجمہ بھی صحیح ہو۔ الفاظ موثر ہوں۔ اور پھر رہے بھی ہاتھ محاورہ۔ تاکہ غیر مسلم گورمکھی دان دوست خداوند قدوس کے مقدس کلام سے خاطر خواہ فائدہ اٹھا سکیں۔ جو عام پروف پندرہ منٹ میں دیکھا جا سکتا ہے اس کے مقابلہ میں کلام پاک کا پروف اوّل تو دو ورنہ ڈیڑھ گھنٹہ ضرور لے لیتا ہے۔ اور مجھے پروف دیکھنے میں بعض اوقات چھ چھ سات سات گھنٹے بھی بیٹھنا پڑتا ہے۔ گو میں بعارضہ ذیابیطس بیمار ہوں۔ مگر جو لطف اور روحانی سرور مجھے اس مقدس کتاب کے پروفوں کے دیکھنے سے آتا ہے۔ وہ آپ کسی حد تک اس سے اندازہ لگا سکتے ہیں۔ کہ مجھے چھ سات گھنٹے گذرتے بالکل معلوم ہی نہیں ہوتے۔ کلام مجید کے ترجمہ کے پہلے ایڈیشن نے جو اثر گورمکھی دان طبقہ پر ڈالا وہ آپ اسی اخبار کے صفحہ آٹھ پر ملاحظہ فرمائیے۔ اور مجھے خدا کے فضل سے قوی امید ہے۔ کہ یہ دوسرا ایڈیشن پہلے ایڈیشن سے بھی زیادہ کامیاب رہے گا۔ دوست دعا فرمائیں کہ خداوند تعالیٰ مجھے زیادہ سے زیادہ خدمت دین کی توفیق بخشے +

مبارک باد!

مکرم و معظم جناب خان بہادر سیٹھ احمد الہ دین صاحب سکندرآباد دکن جو بہترین غریب پرور۔ بہترین خوش اخلاق بہترین خوش خلق۔ بہترین معاملہ فہم اور بہترین مخیر ہیں کوئی ہی ایسا رفاہِ عام کا ادارہ ہوگا۔ جو صاحب موصوف کی فیاضی سے محروم رہا ہو۔ یقیناً ایسی فیاض اور خوش خلق شخصیت کی ترقی اور عزت افزائی سے ہر ایک شخص کا خوش ہونا ایک قدرتی بات ہے۔

حکومت برطانیہ کے ہاں آپ پہلے ہی خانبہادر اور او۔ بی۔ ای کے خطابوں سے مخاطب ہیں۔ اب سلطنت آصفیہ نے بھی صاحب موصوف کو "نواب احمد نواز جنگ بہادر" کے خطاب سے نوازا ہے۔ اس عزت افزائی کے موقعہ پر میں اپنی طرف سے اور نیز نور کے جملہ ناظرین کی جانب سے صاحب موصوف کی خدمت میں تہ دل سے ہدیۂ تبریک پیش کرتا ہوں۔ صاحب موصوف جن بے نظیر خوبیوں کے مالک ہیں وہ اس بات کی مقتضی ہیں کہ سلطنت آصفیہ اور برٹش حکومت جلد سے جلد آپ کو "محسن الملک" اور "سر" کے خطاب سے مخاطب کرے۔ اور یہ خطابات بجا طور پر صاحب موصوف کی ذات گرامی پر فخر کر سکتے ہیں۔

خاکسار ایڈیٹر نور کی تہ دل سے دعا ہے۔ کہ خداوند تعالیٰ آنجناب کو اس سے بھی بڑھ چڑھ کر عزت بخشے اور دین و دنیا کے حسنات سے سرفراز فرمائے +

ہندو اور سکھ

یکم اگست کا "اجیت" امرتسر جو اکالیوں کا اردو آرگن ہے لکھتا ہے۔ کہ "ہمیں افسوس ہے۔ کہ بعض ہندو اخبارات سکھ پنتھ پر چوٹیں کرنے کی غرض سے سہج دھاری بھائیوں کو پنتھ میں ایک فرقہ بن جانیکی انگیخت دے رہے ہیں۔ مردم شماری میں تو یہ کوشش کی گئی کہ وہ اپنے آپکو سکھ ہی نہ لکھائیں۔ مگر اب سرحد میں ہو رہے انتخاب میں پراپیگنڈا کرنے کی غرض سے انہیں پنتھ میں علیحدہ فرقہ رہ کر پولیٹیکل حقوق لینے پر اکسایا جا رہا ہے"۔ یہ کوئی نئی بات نہیں۔ ہندوؤں کا شروع سے ہی سکھوں کے ساتھ جو سلوک رہا ہے۔ اسے فرض شناس سکھوں سے بڑھکر اور کون زیادہ بہتر سمجھ سکتا ہے۔ سہج دھاری سکھ تو الگ رہے۔ ہندوؤں کی تو یہ بھی خواہش تھی۔ کہ بحیثیت مجموعی سب سکھ اپنے آپ کو مردم شماری میں ہندو لکھائیں۔ اور کئی جگہ یہ کامیاب بھی رہے۔

یک نہ شد دو شد

ماہنامہ خوشحال چند خورسند مالک ملاپ نے مسلمانوں کے برخلاف پچھلے دنوں زہر اگلا تھا۔ اس سے مسلم دنیا میں ایک غیر معمولی اضطراب رہا مگر معلوم ہوتا ہے۔ کہ ماہنامہ موصوف کی قلم قابو سے باہر ہے۔ ۲۵ جولائی کا "شیر پنجاب" لکھتا ہے۔ کہ ماہنامہ خوشحال چند خورسند آف ملاپ نے اکالی اخبارات کے اس مطالبہ پر کہ متیاز تھ پرکاش کے ... مذاہب کے متعلق دل آزار باب نکال دیئے جائیں دلیل کا جواب دلیل سے دینے کی بجائے یہ چھپتی اڑائی ان کو تاہ بین اکالیوں کے متعلق ایک صاحب نے یہ بتلایا کہ ان دونوں اصحاب نے بارہ سکھ کے قریب مضامین لکھے۔

جب سکھ صاحبان ہندوؤں کی جگہ قربانیاں دیتے تھے اس وقت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تو سکھوں سے بڑھکر کوئی بہادر اور مجھ دار نہ تھا۔ اب جبکہ سکھوں نے اپنا نفع نقصان سوچنا شروع کر دیا ہے۔ تو ان پر یہ سوقیانہ آوازے کسے جا رہے ہیں۔ جو قوم بہترین تنظیم کی مالک ہو جس کا کنٹرول اپنے تمام گوردواروں پر ہو جس کا قومی خزانہ بہت مضبوط ہو جس کے پانچ شاندار کالج اور درجنوں ہائی سکول ہوں۔ جس قوم میں کوئی فقیر نہ ہو۔ اُس قوم پر بارہ بجے کی پھبتی اڑانا یقیناً چاند پر تھوکنا ہے ؛

بلکہ سہ شد

آجکل ہندوؤں کی سکھوں پر خاص نظرِ عنایت ہے سکھوں کے متعلق "ملاپ" کے ریمارکس تو آپ مذکورۃ الصدر نوٹ میں دیکھ چکے ہیں۔ اب دوسرے ہندو اخبار "جاگرت" کی رائے ملاحظہ فرمایئے۔ یہ اخبار سکھوں کو مخاطب کر کے لکھتا ہے۔ کہ "ذاتی اغراض کے زیر اثر انسان اندھا ہو جاتا ہے۔ اور جس پارٹی کی باگ ڈور اندھے ... الخ (گیانی شیر سنگھ سے مراد ہے) کے ہاتھ میں ہو۔ اس سے کب کچھ توقع کی جا سکتی ہے۔ مگر ماسٹر تارا سنگھ کی اکالی پارٹی جس انتہائی گراوٹ کا مظاہرہ کر رہی ہے اس سے ہرگز یہ توقع نہ تھی۔"

اندھے کی پھبتی اُڑانا کہاں تک زیبا ہے؟ کیا ہندو صاحبان سورداس جی کے بھجن صبح شام اپنے مندروں میں نہیں گاتے؟ سکھوں کا صرف یہی قصور ہے۔ کہ انہوں نے اب اپنا نفع نقصان سوچنا شروع کر دیا ہے۔ اور وہ اب ہندوؤں کے ہاتھوں میں کٹھ پتلی بننے کیلئے تیار نہیں ؛

گوشت اور مونگ کی دال

۲۳ جولائی کا پرتاپ لکھتا ہے کہ ۲۰ جولائی کو گیانی شیر سنگھ نے لائل پور میں کہا۔ کہ اگر ستر فیصدی سکھ آزاد پنجاب کے حق میں نہ ہوں گے۔ تو ہم آزاد پنجاب کا مطالبہ چھوڑ دینگے۔ آپ نے کہا کہ ہندو کہتے ہیں کہ "مسلمانوں کی آبادی بڑھ رہی ہے۔ بڑھے کیوں نہ۔ ہندو تو مونگ کی دال کھا کر پیٹ بڑھاتے ہیں۔ اولاد کیسے پیدا ہو۔ اولاد پیدا ہوتی ہے مانس (گوشت) کھانے سے۔ اگر ہم کو حکومت ملی تو ہم ایسا قانون بنا دیں گے جس سے ہر شخص کو مانس لازمی کھانا پڑے۔"

گیانی صاحب کو یہ یاد رکھنا چاہئے۔ کہ جب ہندوؤں نے گوشت کھانا شروع کر دیا تو یقیناً گوشت نایاب ہو جائیگا اب تو پھر بھی ۱۲ سیر مل جاتا ہے۔ پھر تو ڈیڑھ روپے سیر بھی نہ ملے گا۔ اس لئے یہی خواہش ہے۔ کہ ہندو صاحبان گوشت سے پرہیز ہی رکھیں۔ ایسا کر کے نہ صرف یہی کہ وہ اپنے حقیقی یا غیر حقیقی اصول کی پیروی کریں گے بلکہ دانستہ یا نادانستہ رنگ میں مسلمانوں کی بھی مدد کریں گے ؛

چٹوں پر سُرخ نشان

جب یہ اخبار پہنچے۔ تو دوست اپنے پتہ کی چٹ ضرور دیکھ لیں جس چٹ پر سُرخ نشان ہو، اُس دوست کا چندہ اخبار ختم ہے۔ وہ دوست جس قدر جلد ممکن ہو سکے اپنا چندہ بذریعہ منی آرڈر بھیج دیں۔ ایسا کرنے میں یقیناً انہیں ۵ر کا فائدہ ہے۔ ورنہ بصورت وی۔ پی انہیں بجائے تین روپے کے تین روپے پانچ آنے ادا کرنے پڑیں گے۔ گذشتہ اخبار میں بھی ایسے دوستوں کی چٹوں پر سُرخ نشان کر دیا گیا تھا۔ اُن میں سے بعض دوست اپنا چندہ بذریعہ منی آرڈر ارسال فرما کر پانچ آنے کا فائدہ اُٹھا چکے ہیں۔ دفتر کی ہمدردی یہ چاہتی ہے۔ کہ بقیہ دوست بھی اس رعایت سے فائدہ اُٹھائیں۔ ورنہ وٹ روز کے انتظار کے بعد بقیہ بھائیوں کے نام وی۔ پی ہوگا۔ اور پھر وی۔ پی کا وصول کرنا اُن کا اخلاقی فرض ہوگا۔ کاغذ شدید گراں ہے۔ پہلے سے بارہ گنا مہنگا۔ ایسے نازک وقت میں ہر ایک دوست کا یہ فرض ہے۔ کہ نہ صرف یہی کہ وہ اپنا وی۔ پی ہی وصول کریں بلکہ نور کی توسیع اشاعت میں بھی مربیانہ سعی سے کام لیں۔ نور کے وہ کونسے خریدار ہوں گے۔ جن کے ایک دو دوست نہ ہوں۔ اور پھر وہ کونسے دوست ہوں گے جنہیں نور کی خریداری کے لئے کہا جائے اور وہ انکار کر دیں۔ صرف توجہ کی ضرورت ہے۔ نور کا جتنا دائرہ وسیع ہوگا۔ اس کے ساتھ ہی تبلیغ کا دائرہ بھی وسیع ہوگا ؛

ستیارتھ پرکاش کا چودھواں باب

نور کے ۲ اگست کے پرچہ میں اس بات کو نہایت وضاحت سے ثابت کیا جا چکا ہے۔ کہ سوامی دیانند جی بانی آریسماج کی قرآنِ مجید اور اسلام پر بکلی بھی حقیقت پڑھی نہیں ہے اس بات میں سوامی موصوف لکھتے ہیں کہ "غور کر کے قابل تسلیم باتوں کو اختیار اور ناقابل تسلیم باتوں کو ترک فرمایئے"۔ (ایڈیشن چہارم ۵۶۲) پھر اس باب کے خاتمہ پر آپ لکھتے ہیں "کہ اگر کسی غلط فہمی سے کچھ لکھا گیا ہو تو اسکو صحیح کر لیویں" مگر گزشتہ پرچہ میں یہ ثابت کیا جا چکا ہے۔ کہ اس باب میں بہت سی غلطیاں ہیں۔ لہذا آریسماج کا فرض ہے کہ وہ جلد سے جلد ان غلطیوں کی اصلاح کرے۔ ایسا کر کے وہ نہ صرف مؤلف کی منشاء ہی کو پورا کریگی بلکہ امن کا کرہ ہوائی پیدا کرنیکا بھی موجب بنیگی کیونکہ جبتک ۱۳۔۱۴ ابواب موجود ہیں نہ صرف مسلمانوں میں ہی بے چینی قائم رہیگی بلکہ سکھوں عیسائیوں پارسیوں جینیوں اور یہودیوں میں بھی ؛

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ——— نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

بات تو معمولی تھی

آجکل میری مصروفیت بہت بڑھی ہوئی ہے قرآن مجید کے گورمکھی ترجمہ پر نظر ثانی اور پھر اس کے پروفوں کا دیکھنا سر کھجلانے کی بھی فرصت نہیں۔

۱۷ اپریل کے اخبار میں مَیں نے ایک مضمون بعنوان "سکھ اور اذان" لکھا۔ اس مضمون میں قریباً نو دس اقوال شری گورو گرنتھ صاحب کے تھے جس میں مَیں نے وضاحت سے یہ ثابت کیا تھا۔ کہ شری گورو گرنتھ صاحب اور گورو صاحبان اذان اور نماز کے حامی ہیں۔ اور حامی ہوں بھی کیوں نہ؟ گورو صاحبان بہترین موحد تھے۔ اذان اور نماز کیا ہے؟ توحید کی طرف بلاوا اور خدا کی پوجا! کون خدا کا بھگت اس کی مخالفت کر سکتا ہے۔ ان اقوال میں سے ایک قول یہ بھی تھا:-

بے نمازاں تے سنگ بھلے جو راتیں رہن سجاگ
وِتّی بانگ نہ جاگتے سُتّے رہن نبھاگ

اس شلوک کے متعلق "خالصہ سماچار" اور اس کی دیکھا دیکھی "شیر پنجاب" نے بہت شور مچایا۔ کہ یہ شلوک کہاں ہے؟ دراصل بات یہ ہوئی۔ کہ اور شلوکوں کے متعلق تو مجھے یقین تھا کہ وہ شری گورو گرنتھ صاحب کے ہیں۔ اس شلوک کے متعلق مجھے وثوق نہیں تھا۔ کہ یہ بھائی بالا کی جنم ساکھی کا ہے۔ یا ولایت والی جنم ساکھی کا۔ اس لئے مَیں نے اس کے حوالہ کی جگہ خالی چھوڑ دی۔ اور بوجہ غیر معمولی مصروفیت کے مَیں اس مضمون پر نظر ثانی نہ کر سکا۔ اور کاتب نے اپنی رَو میں بہتے ہوئے کہ اس سے پہلے نو دس اقوال شری گورو گرنتھ جی کے ہیں، اس کے نیچے بھی گرنتھ صاحب لکھدیا۔ جب یہ مضمون چھپ کر آیا تو بوجہ عدیم الفرصتی کے مَیں اُسے پھر بھی نہ پڑھ سکا۔ مجھے اُس وقت معلوم ہوا جب "خالصہ سماچار" اور "شیر پنجاب" نے آسمان سر پر اُٹھا لیا۔

لیجئے اب حوالہ حاضر ہے۔ مکمل اس طرح ہے:- بابا بولیا (بابا سے مراد شری گورو نانک دیو جی مہاراج ہیں)

حضرت جو فرمایا فتوے نجھ کتاب
بے نمازاں تے سنگ بھلے جو راتیں رہن سو جاگ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دِتی بانگ۔ نہ جاگتے سُتّے رہن نبھاگ

(جنم ساکھی ولایت والی مطبوعہ ۱۸۸۴ء ص ۲۴۹)

مطلب۔ شری گورو نانک دیو جی کا کلام حضرت (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم) نے کتاب یعنی قرآن مجید اور حدیث میں فرمایا ہے۔ بے نمازوں سے تو سگ اچھے ہیں۔ جو رات کو جاگتے رہتے ہیں۔ اُس سے بڑھکر بدقسمت کون، جو اذان دینے پر بھی نہ جاگے۔

یہ یاد رہے، ولایت والی جنم ساکھی بہت عظمت رکھتی ہے۔ اس کا دستی نسخہ لنڈن کے عجائب گھر میں موجود ہے۔ آج سے قریباً ستر۔ اسّی سال قبل ذی اثر سکھوں کی درخواست پر ایک مقررہ وقت کے لئے یہ نسخہ سکھوں کو دیا گیا تھا۔ اس کا پہلا ایڈیشن تو عکسی تھا۔ دوسرا ایڈیشن جو آج سے ۵۹ سال پہلے چھپا وہ پتھر کے چھاپہ کا ہے۔ اور میرا حوالہ بھی پتھر کے چھاپہ کی جنم ساکھی کا ہے۔ اس کے بعد بھی ٹائپ میں قطع و برید کے بعد یہ جنم ساکھی چھاپی گئی ہے۔ مگر اس میں یہ اور یا اِس قسم کے اور شلوک جن سے اسلامی اصولوں کی خوبی اور تصدیق پائی جاتی ہے الگ کر دیئے گئے ہیں۔ یہ حوالہ جو بھی دوست چاہے اُسے دکھلایا جا سکتا ہے۔ اس جنم ساکھی کے متعلق سکھوں کے ہاں دو رائیں ہیں۔ ایک تو یہ کہ دراصل بالے والی جنم ساکھی یہی ہے۔ دوئم۔ یہ کہ یہ جنم ساکھی چھٹے گورو جی کے وقت میں مرتب ہوئی۔ بہرحال کوئی بھی صورت ہو۔ سکھ صاحبان اس جنم ساکھی کو موجودہ بھائی بالا کی جنم ساکھی سے بہت اہمیت دیتے ہیں۔ اور ولایت والی جنم ساکھی یہ اس لئے مشہور ہوئی۔ کہ اس کا نسخہ ولایت میں تھا۔ اور طباعت کے لئے ولایت سے اسے منگوایا گیا۔ اِس شلوک کے علاوہ اسی اخبار میں اور بھی بہت سے اذان اور نماز کی تائید میں اقوال تھے۔ مثلاً شری گرنتھ صاحب آدسری راگ محلہ پہلا کے یہ اقوال:۔

عیب تن چکڑ ویہہ من میںڈ کو کمل کی سار نہیں مول پائی
بھنوا استاد نت بھالکیا بولے کیوں بوجھے جاں نہ بوجھائی
آکھن سننا پون کی بانی ایہہ من رتا مایا
خصم کی ندریں دلیں پسندی جنہیں اک کر دہایا
تیہہ کور رکھے پنج کر ساتھی ناؤں شیطاں مت کٹ جائی

نانک آکھے راہ پر چلنا مال تن کس کو سنجھائی

مہاراجہ صاحب فرید کوٹ کے اہتمام سے چیدہ چیدہ گیانیوں نے ملکر جو شری گرنتھ صاحب کی شرح کی ہے۔ اس میں یہ گیانی صاحبان اِن اقوال کے یہ معنے کرتے ہیں:۔

مطلب:۔ تیرے بدن میں کیچڑ کیا ہے۔ تیرے ہی عیب اور اس میں مینڈک کیا ہے۔ تیرا ہی دل۔ اے اس عیبوں کے کیچڑ میں لت پت ہونیوالے مینڈک! ذرا اس کیچڑ کو چھوڑ کر اوپر تو آ۔ اور دیکھ تیرے سر پر کیسا خوشنما کنول کا پھول کھل رہا ہے۔ مگر اس کنول کے پھول کی خوشبو سے وہی لوگ مستفیض ہوتے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ آپ سمجھائے۔ اور اللہ تعالیٰ انہیں کی رہنمائی کرتا ہے جو اس کی ہدایت پر عمل کرتے ہیں۔ اور جو لوگ اس ہادیٔ برحق کی آواز کو اس کان سُن دوسرے کان نکال دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کو ایسے لوگوں سے کوئی سروکار نہیں۔ اور جو اللہ تعالیٰ کی ہدایت پر عمل کرتے ہیں۔ ان مقبول بندوں کی یہ نشانی ہے۔ کہ وہ ایک خدا کی پُوجا کرتے ہیں۔ تیس روزے رکھتے ہیں اور پانچوں وقت کی نمازیں پڑھتے ہیں۔ اور جو لوگ ایسا کرتے ہیں۔ خدا وند تعالےٰ ایسے مقبول بندوں کو شیطانی شر سے محفوظ رکھتا ہے۔

پھر شری گرنتھ صاحب صفحہ ۱۳۷۸ پر یہ ارشاد ہوتا ہے:۔

"فریدا بے نماز اگتیا ایہہ نہ بھلی ریت (طریقہ)
کدی چل نہ آئیا پنجے وقت مسیت (مسجد)
اُٹھ فریدا وضو ساڈہ صبح نماز گذار
جو سر سائیں نہ نیویں سو سر کپ اتار
جو سر سائیں نہ نیویں سو سر کیجے کائیں
کُتی ہیٹھ جلائیے بالن سندی تھائیں

ان اقوال کے معنوں کی چنداں ضرورت نہیں۔ مسجد وضو۔ نماز۔ وغیرہ کے الفاظ بالکل نمایاں ہیں۔ اور ان اقوال میں نماز کی عدم ادائیگی پر جو وعید اور سزا مقرر کی گئی ہے۔ وہ اظہر من الشمس۔

پھر شری گرنتھ آدماروں محلہ ۵ صفحہ ۱۰۸۳ میں یہ درج ہے:۔

"خدا ایک سمجھ دیو بانگاں"

اسجگہ "بانگاں" کا لفظ نمایاں ہے۔ بانگاں بانگ کی جمع ہے اور بانگ کے معنے اذان کے ہیں۔

پھر شری گرنتھ صاحب صفحہ ۱۱۰۰ میں لکھا ہے:۔

"روجا (روزہ) بانگ (اذان) نماز کتیب (قرآن مجید) بن (بغیر) بجھے جاسی"۔ اِس جگہ روزہ۔ اذان۔ قرآن مجید کے الفاظ نمایاں ہیں۔

پھر تاریخ گورو خالصہ میں صاف یہ لکھا ہے:۔

ج۔ جمع کرنا مدی پنج نماز گذار + باجھوں نام خدائیدے ہوسین بہت خوار

کیا اِن اقوال کی موجودگی اور اِن کے معنوں میں کوئی شبہ ہے۔ اور شری گورو صاحبان کے یہ اقوال سکھ صاحبان سے جو مطالبہ کرتے ہیں وہ کسی تشریح کا محتاج نہیں۔ ان اقوال کا ماننا یا نہ ماننا یہ سکھ صاحبان کی اپنی ذمہ واری پر منحصر ہے۔ ہاں میں یہ ضرور کہونگا۔ کہ اوّل تو بحیثیت ہمسایہ ہونے کے ویسے بھی اور پھر ان اقوال کی موجودگی میں سکھ صاحبان کو خواب میں بھی اذان کی مخالفت نہیں کرنی چاہئے۔ اذان کوئی بُری چیز نہیں۔ یہ خدا کی پوجا کے لئے بلاوا ہے۔ اگر پنجابی میں اذان ہوتی تو اسے اس طرح ادا کیا جاتا:۔

"کرتار سب توں وڈا اے۔ مَیں گواہی دیناہاں کہ پرماتما تھیں بناں ہور کوئی پُوجنے یوگ نہیں۔ مَیں گواہی دیناہاں۔ کہ شری جگت گورو محمدؐ جی مہاراج پرماتما دے بھیجے ہوئے ہین۔ بھگوان دی بھگتی واسطے آؤ۔ آؤ سپھلتا پاؤ۔ کرتار سب توں وڈا اے۔ کرتار تھیں بناں ہور کوئی پُوجنے یوگ نہیں"

بھلا غور کیجئے۔ کہ اس بلاوا میں کونسی ایسی بات ہے۔ جو سکھ صاحبان کے لئے بُری ہو۔ پھر وہ لوگ جن کے گرنتھ میں یہ لکھا ہو ؎

کبیر سُپنے ہوں بڑبڑائیکے جنہیں مُکھ نک سے رام
تاں کے پگ کی پاہنی میرے تن کو چام

مطلب یہ کہ شری گرنتھ صاحب اپنے پیروؤں کو یہ تعلیم دیتا ہے۔ کہ اگر خواب میں بڑبڑانے کی حالت میں بھی کسی کے مُنہ سے خدا کا نام نکلے۔ تو اے گرنتھ کے ماننے والو! تم ایسے شخص پر سو جان سے قربان ہو جاؤ۔ اگر ایسے شخص کے پاؤں کی جُوتی تمہارے چمڑے سے بنے تو تم اسے اپنی خوش قسمتی سمجھو۔ اور اذان جو سراسر خدا کی بھگتی اور عبادت کے لئے بلاوا ہے۔ خواب میں نہیں۔ یہ تو بحالتِ بیداری اور بالارادہ لوگوں کو خُدا کا نام لینے کے لئے بُلایا جاتا ہے۔ اِس حالت میں اِس شلوک

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کی روشنی میں اذان کے متعلق جو سکھ صاحبان کا فرض ہو سکتا ہے۔ وہ اظہر من الشمس ہے۔

دراصل اس میں ہمارا بھی کچھ قصور ہے۔ آج سے کچھ عرصہ پہلے میں نے چند ہزار اذان کا گورمکھی ترجمہ سکھوں میں شائع کیا تھا۔ اس کا نتیجہ نہایت ہی شاندار رہا تھا۔ اگر کم از کم پانچ لاکھ کی تعداد میں سکھوں میں اذان کا گورمکھی ترجمہ شائع کیا جائے۔ تو اس کا نتیجہ کسی تشریح کا محتاج نہیں۔ چالیس لاکھ میں پانچ لاکھ کی تعداد کچھ زیادہ نہیں چونکہ کاغذ گراں ہے۔ اس لئے ممکن ہے کہ پانچ لاکھ کی تعداد میں زیادہ سے زیادہ چھ سات ہزار روپیہ خرچ آجائے۔ اس عظیم الشان کام کے سامنے چھ سات ہزار کی حقیقت ہی کیا ہے۔

اذان کے معاملہ میں کبھی کبھی سکھوں اور مسلمانوں میں سر پھٹول سے بڑھکر خون خرابہ تک نوبت پہنچتی رہتی ہے۔ اور اس وقت تک اس قضیہ کو نپٹانے کے لئے یقیناً لاکھوں روپے ہر دو اقوام کے خرچ آچکے ہوں گے۔ اور پھر تنفر اور آزردگی جو پیدا ہوئی وہ مزید برآں۔ اس کے بالمقابل اذان کے گورمکھی ترجمہ کی اشاعت پر چھ سات ہزار روپیہ کی حقیقت ہی کیا ہے؟

مسلمانوں میں مالداروں کی کمی نہیں۔ ایک ہی شخص بآسانی یہ چھ سات ہزار کا بوجھ اٹھا سکتا ہے۔ اور اس کا شاندار نتیجہ کسی تشریح کا محتاج نہیں۔ کیونکہ کوئی گورمکھی پڑھا لکھا جسکی سکھوں میں کمی نہیں اذان کا گورمکھی ترجمہ پڑھ کر کبھی اذان کی مخالفت نہیں کر سکتا۔ خدا مسلمانوں کو توفیق دے۔

بقیہ صفحہ ۹

ہر دو اقوام کی چال۔ ڈھال۔ گفتار (ایڈیٹر صاحب پربھات کی دلیل غالباً ایک ہی ہے۔ لہذا سکھ مسلمانوں کے کافی نزدیک و قریب ہیں۔

مضمون کافی بڑھ چکا ہے باقی امور کبھی پھر وضاحت سے عرض کرونگا۔

آخری گذارش

آخیر میں ہندو بھائیوں کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ بھائی جان سکھوں نے آپ لوگوں پر بہت احسان کئے ہیں۔ ان احسانات کا بدلہ یہ مل رہا ہے کہ آپ سکھوں کو اپنے جیسا بنانا چاہتے ہیں۔ آپ لوگوں سے ایسی توقع نہیں چاہیئے۔ آپ گھبرائیں نہیں جب آپکو پھر کبھی ضرورت پڑی سکھ پھر بھی آپکی مدد کرینگے۔ مظلوموں کی مدد کرنا خالصہ پنتھ کا فرض اولین ہے۔ آخیر میں جملہ ہندو اخبارات کے ایڈیٹروں کی خدمت اقدس میں عرض ہے کہ وہ ہر بات کو سوچ سمجھکر لکھا کریں کسی کے مذہبی جذبات کو ٹھیس لگانا انسانیت سے بعید ہے۔ تمام شد

(از جنت ۲۵ جولائی) (از زمیندار ۲۱ جولائی)

سکھ ہندو نہیں بلکہ توحید پرستی کے باعث مسلمانوں کے قریب ہیں!

ہندو اخبارات کی غوغا آرائیوں اور غلط بیانیوں کا مدلل و معقول جواب۔

(از جناب گیانی نرنجن سنگھ صاحب ایم کے۔ ایچ۔ پی راولپنڈی کے قلم سے)

خواہ یہ سوال مدت کا حل ہو چکا ہے۔ کہ "سکھ ہندو نہیں" مگر کچھ عرصہ سے ہندو پریس زور دے رہا ہے۔ کہ سکھ ہندو ہیں۔ اور روزانہ اسی مسئلے پر کالم کالے کئے جاتے ہیں۔ اگر غور و فکر سے کام لیا جائے۔ تو آجکل کے ہندو صاحبان ہی خود فرمائیں گے۔ کہ ہندو کوئی بھی مذہب نہیں ہے اور نہ ہی یہ نام کسی پرانی مذہبی کتب میں آیا ہے۔ ناظرین کی تسلی اور دلچسپی کے واسطے کچھ حوالہ جات دیئے جاتے ہیں:۔

ہندو کی حقیقت

میری میز پر ایک کتاب پڑی ہے جس سے ثابت ہے۔ کہ ۱۹۲۰ء میں کاشی کے ۴۵ پنڈتوں نے ملکر ایک اعلان شائع کیا تھا۔ کہ ہندو قابلِ اعتراض لفظ ہے۔ اس لئے ہندو کہنا نادرست نہیں۔ اسی طرح "بھارت ورشیہ دھارگ" رسالے مدت تک اس بات پر زور دیتے رہے۔ کہ ہندو ملیچھوں کا رکھا ہوا نام ہے۔ اس لئے آریہ لوگوں کو کبھی بھی ہندو کہلانا نہیں چاہیئے اور نہ اس ملک ہی کو ہندوستان کہنا درست ہے۔ اسی جگہ ختم نہیں۔ بلکہ ہندوؤں کے ویدوں۔ شاستروں۔ رامائن۔ مہابھارت۔ منوسمرتی وغیرہ کسی کتاب میں بھی ہندو نام نہیں ملتا۔

سندھو کون ہیں؟

اس ملک کی پرانی تاریخ کے کچھ ورق اس مسئلہ پر روشنی ڈالتے ہیں کہ جو لوگ پہلے پہلے وسط ایشیا سے آئے وہ دریائے سندھ پر رہنے کی وجہ سے سندھو کہلائے۔ اور سندھو کا بگڑ کر ہندو بن گیا۔ اسی طرح اس ملک کا نام ہندوستان کہلایا جانے لگا۔ میں ہندوؤں سے عرض کرتا ہوں۔ کہ کیا اگر غلطی نہ ہوتی اور سندھو کا بگڑ کر ہندو نہ بنتا تو کیا آپ لوگوں کا مذہب بھی سندھو ہی ہوتا؟ پھر بھی آپ سکھوں کو مجبور کرتے۔ کہ آپ سندھو ہو سکھ نہیں؟

حقیقت کیا ہے؟

پیارے ہندو بھائیو! مندرجہ بالا چند سطور سے تو یہ ظاہر ہو گیا۔ کہ آپکا مذہب بھی ہندو نہیں۔ دوسرے لفظوں میں یہ کہ آپ خود بھی ہندو نہیں ہیں۔ پھر آپ سکھوں کو کس طرح ہندو بنا سکتے ہیں۔ سکھ ایسی غلطی کبھی نہیں کر سکتے۔ کہ ایک غلط لفظ کو اپنا دھرم سمجھ لیں۔ یہ اوصاف ہندو بھائیوں کو ہی مبارک ہوں۔

ناظرین سمجھ ہی گئے ہونگے۔ کہ ہندو لفظ کی حقیقت کیا ہے۔ جس پر روزانہ ایک دوسرے کو گالیاں دی جاتی ہیں۔

"زمیندار" کا اعتراض

اخبار پربھات مجریہ ۳ ستمبر ۴۳ء میز پر پڑا ہے۔ جس کے صفحہ تین پر ایڈیٹر صاحب نے ایڈیٹر صاحب اخبار زمیندار کے اس مضمون کا جواب دینے کی کوشش کی ہے جس میں زمیندار نے صاحب گورو گوبند سنگھ کی بانی کا حوالہ دیکر ثابت کیا تھا۔ کہ ہندو بزرگ (دیوتے) آدم پرستی کی تعلیم دیتے رہے ہیں اور اپنے آپکو خدا کہلاتے رہے۔ گورو گوبند سنگھ صاحب اس تعلیم کے خلاف تھے۔ وغیرہ وغیرہ۔

گورو صاحب کا ارشاد

یہ جو کچھ زمیندار نے تحریر فرمایا تھا وہ بالکل بجا اور گورو گوبند سنگھ صاحب کی بانی کے مطابق تھا۔ مگر ایڈیٹر "پربھات" جہاں "زمیندار" کے مضمون کا جواب دینے سے قاصر رہے ہیں۔ وہاں ناخواندہ پبلک کو غلط فہمی میں ڈالنے کی کوشش ضرور کی ہے۔ لہذا میں ایڈیٹر پربھات کو ان ٹوٹے پھوٹے منگھڑت سنے سنائے خیالات کا جواب دینا ضروری سمجھتا ہوں۔ تاکہ کوئی درست غلط فہمی میں نہ رہے۔

اعتقادی حقیقت

آپنے تحریر فرمایا ہے کہ سکھوں کے رہت ناموں میں لکھا ہے کہ مسلمانوں کو سلام نہیں کرنا چاہیئے۔ اور مسلمانوں پر اعتبار نہ کیا جائے۔ ایڈیٹر صاحب پربھات کو پتہ ہونا چاہیئے۔ کہ خالصہ پنتھ صرف ان رہت ناموں کو اپنا رہت نامہ تصور کرتا ہے جو رہت نامہ "گورو گرنتھ صاحب" کی بانی کی موافقت کرے اور جو رہت نامہ گورو گرنتھ صاحب کی بانی کے الٹ ہو وہ رہت نامہ سکھوں کا رہت نامہ نہیں کہلا سکتا۔ ہاں کسی سمرتی کا ورق ضرور کہا جا سکتا ہے۔

مذہبی کتب پر حملہ

میں ہزار ہا ثبوت دے سکتا ہوں کہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سکھ گورو جدال میں مصروف تھے تو ہندو لیڈروں نے سکھوں کی مذہبی کتب کو بگاڑ کر ان میں ہندو مذہب کی تعلیم (خیالات) کی رسومات لکھکر اپنا اُلو سیدھا کیا تاکہ سکھ ہمیشہ کے واسطے ہندو قوم کے غلام بنے رہیں۔ ان باتوں کو عالم اچھی طرح جانتے ہیں۔ لہذا جس رہت نامہ کا حوالہ دیکر سکھوں اور مسلمانوں میں نفرت پھیلانیکی کوشش کی گئی ہے اس رہت نامہ کو سکھ اپنا رہت نامہ نہیں مانتے۔ اگر کوئی سناتن دھرم کا ممبر بنا ہوا کوئی سکھ کہے بھی، کہ نہیں جی یہ رہت نامہ ٹھیک ہے۔ تو اسی رہت نامہ میں ہندوؤں کے خلاف ایسی ایسی حکایات مل جائیں گی جن کو پڑھکر ہندوؤں کو سر نیچا کرنا پڑیگا۔

سکھ اور مسلمان

سکھ تاریخ اس بات کی شاہد ہے کہ گورو نانک صاحب نے سب سے پہلے مردانہ نامی مسلمان رہابی کو اپنے گلے لگایا کسی ہندو پنڈت کو ساتھی نہ بنایا۔ بلکہ ہندو رسومات کے خلاف سخت جہاد کھڑا کیا اور سخت مخالفت کی۔ اسی طرح گورو ارجن صاحب نے دربار صاحب امرتسر کی بنیاد سائیں میاں میر جی سے رکھوائی۔ اور کسی ہندو لیڈر یا برہمن کو پسند نہ کیا۔ گورو گوبند سنگھ صاحب کی نظروں میں جو عزت حضرت سائیں بدھو شاہ جیسے مسلمان فقیروں کے واسطے تھی وہ بیان سے باہر ہے۔ اگر انکے مقابلہ میں کوئی ہندو لیڈر پنڈت تھا۔ تو بتائیے۔ اگر ہندوؤں کے ظلم و ستم جو انہوں نے سکھ گورو صاحبان پر کئے لکھیں تو کلیجہ مُنہ کو آتا ہے۔ گورو گوبند سنگھ صاحب کے معصوم کم عمر بچوں کو گنگو نامی ہندو برہمن نے دھوکے میں لیکر حاکم وقت کے پاس پہنچایا۔ راجہ شیر محمد مالیر کوٹلہ نے حاکم وقت سے بچوں کے بری کرانیکا فیصلہ کرا دیا۔ مگر دیوان سچانند برہمن نے زور دیا کہ نہیں جناب ان کو قتل کر دینا ضروری ہے۔ سو اس ہندو ٹولے نے ان معصوم بچوں کو سکھ مذہب کے ختم کرنیکی خاطر بے رحمی سے قتل کرایا تھا۔ اسی طرح گورو ارجن صاحب کو اسی برہمن پارٹی نے شہید کرایا تھا۔

اختلاف کے علمبردار

ہر مذہب کے عالم جانتے ہیں۔ کہ گورو گوبند سنگھ صاحب کا شہنشاہ اورنگ زیب سے کوئی ذاتی عناد نہ تھا۔ یہ تمام سازش ہندوؤں ہی کی تھی۔ جب ہندوؤں نے سوچا کہ گورو گوبند سنگھ صاحب ہندو رسوم کا خاتمہ کر رہے ہیں۔ وید ریتی اُڑ رہی ہے سب کو سکھ بنایا جا رہا ہے۔ ذات پات اڑا دی جا رہی ہے بُرائیوں کی کھُلے میدان مذمت ہو رہی ہے۔ ہندوؤں اور سکھوں میں زمین و آسمان کا فرق پڑ گیا ہے۔ تب چالاک ہندوؤں نے اِدہر اُدہر کے جھوٹے اور بے بنیاد حالات لیکر گورو گوبند سنگھ صاحب اور شہنشاہ اورنگ زیب کے درمیان لڑائی کی بنیاد قائم کر کے اپنے سینے کو ٹھنڈا کیا تھا ورنہ اصل کچھ بھی نہیں تھی۔ بہادر شاہ اور گورو گوبند سنگھ صاحب کی ملاقات سے تمام سازش کا بھانڈا پھوٹ ہی گیا تھا۔

لہذا ایڈیٹر پربھات کو معلوم ہونا چاہئے۔ کہ ایسی منگھڑت رہت ناموں پر سکھ قوم عمل نہیں کرتی۔ اور نہ ہی سکھوں اور مسلمانوں میں نفرت پھیل سکتی ہے۔

سکھوں کے اصول

آگے جاکر پربھات کے ایڈیٹر صاحب فرماتے ہیں۔ کہ سکھ گائے کو پُوجتے ہیں۔ بالکل جھوٹ اور سولہ آنے جھوٹ۔ سکھ کسی جاندار یا غیر جاندار شے کی پُوجا نہیں کرتے کیونکہ ہندوستان کا زیادہ تر ذریعہ معاش کاشتکاری پر ہے اور کھیتی باڑی کا کام زیادہ گائے کے بچھڑوں پر منحصر ہے۔ اس بنا پر گائے کو سکھ مفید جانور خیال کرتے ہیں۔ اس لحاظ سے مسلمان دوست بھی گائے سے نفرت نہیں کرتے۔ مگر یہ ہرگز نہیں۔ کہ گائے ہماری ماتا ہے۔ وہ تو ہندوؤں کے برخلاف اسکے گوبر اور پیشاب کو عام نجاست میں شمار کرتے ہیں۔ یہ ہوں بھی کرتے ہیں۔ آدم پرستی بھی کرتے ہیں۔ سکھ گورو گرنتھ صاحب کو اپنا گورو مانتے ہیں۔ نامدھاریوں کے آجکل کے بابا رام سنگھ گورو ہیں۔ یہ گیتا بھی پڑھتے ہیں۔ اگر کوئی کہے۔ کہ پھر سکھ ان کو سمجھاتے کیوں نہیں۔ اس کا جواب یہ ہے۔ کہ جس طرح گائے کو اس طریقہ سے جس طریقہ سے مرغا بکرا کھاتے ہیں) کھا بھی جائے تو سکھی اصولوں کی رو سے سکھی سے خارج نہیں کیا جا سکتا۔ جہاں تمباکو استعمال کرنے والا۔ بالوں کے کاٹنے والا غیر عورت سے صحبت کرنیوالا وغیرہ جرم کرنیوالا سکھی سے خارج کیا جا سکتا ہے۔ خالصہ تاریخ میں اور گورو بانی میں کہیں بھی اشارے کے طور پر بھی ایسا حکم نہیں ملتا جس میں گائے کی پُوجا یا عزت کا ذکر ہو۔ اگر کوئی یہ کہے۔ کہ نامدھاری کُوکے گائے کے واسطے مالیر کوٹلہ مارے گئے تھے۔ تو اس کا جواب یہ ہے۔ کہ نامدھاری تو ہندوؤں کی ایک شاخ ہیں۔ یہ ہون بھی کرتے ہیں۔ آدم پرستی بھی کرتے ہیں۔ سکھ گورو گرنتھ صاحب کو اپنا گورو مانتے ہیں۔ نامدھاریوں کے آجکل کے بابا رام سنگھ گورو ہیں۔ یہ گیتا بھی پڑھتے ہیں۔ اگر کوئی کہے۔ کہ پھر سکھ ان کو سمجھاتے کیوں نہیں۔ اس کا جواب یہ ہے۔ کہ جس طرح ہندوؤں کی ایک شاخ ہیں ویدانتی ہیں۔ جو ہندو مورتی پوجا کو نہیں مانتے۔ ہندو ویوگیوں کا ایک فرقہ ہے جس کا نام ہے "پاگل پنتھی"۔ اور ہندوؤں کا ایک فرقہ "بام مارگی" ہے جو اپنی قے کو مزے سے چاٹ جانا ثواب سمجھتے ہیں۔ لہذا اگر کوئی ہندوؤں سے کہے۔ کہ ان کو سمجھاتے کیوں نہیں، جو جواب ہندوؤں کا ہوگا ویسا ہی گول مول سکھ جواب دے دیں گے۔

سکھ اور برہمن

اسی ضمن میں عرض کر دوں۔ کہ ہم سکھوں کے لیڈر یا باعزت بزرگ وغیرہ بالکل نہیں۔ بلکہ جگہ جگہ گورو گرنتھ صاحب میں برہمن ازم کی خوب گت بنائی گئی ہے۔ گوربانی سے ہزاروں ثبوت دیئے جا سکتے ہیں مضمون کے بڑھ جانیکی وجہ سے اس جگہ اتنا ہی لکھ دینا کافی ہے۔ ایڈیٹر صاحب پربھات کو یہ خیال دُور کر دینا چاہیے۔

دیوی اور دیوتے

ایڈیٹر صاحب پربھات آگے جاکر لکھتے ہیں۔ کہ سکھ ہندوؤں کی طرح بھگوتی (دیوی) کو مانتے ہیں۔ میں اُوپر لکھ آیا ہوں۔ کہ سکھ صرف گورو گرنتھ صاحب کو مانتے ہیں۔ بھگوتی دیوی کے خلاف گورو گرنتھ صاحب میں سینکڑوں شبد مل سکتے ہیں۔ مثلاً

(۱) دیوی دیوا پُوجئے بھائی۔ کیا منگے کیا دے
پاہن نیر پکھالئے بھائی۔ جل میں ڈوبے تہے
(گورو گرنتھ صاحب)

مطلب۔ اے بھائی دیوی دیوتے کی پُوجا کر کے اس سے کیا مانگتے ہو۔ اگر کوئی پتھر کی پُوجا کر کے اس کو نہائے تو وہ پانی میں ڈبو دیتا ہے۔ اسی طرح دیوی دیوتے کی پُوجا سے سوائے نقصان کے کوئی فائدہ نہیں۔

(۲) تو کمیت ہر آدھ بھوانی ۔ مکت کی بریا کہاں چھپانی
(گورو گرنتھ صاحب)

مطلب۔ اے دیوی اگر تو واقعی طاقت والی ہے تو مصیبت کے وقت کہاں دوڑ جاتی ہے؟

(۳) ٹھاکر چھوڑ داسی کو سمرے ۔ منمکھ اندھ اگیان
(گورو گرنتھ صاحب)

مطلب۔ جو ایک خدا کو چھوڑ کر دیوی کو پُوجتے ہیں۔ وہ بے وقوف اور ناواقف ہیں۔

(۴) مہامائی کی سیوا کرے ۔ نرتے نار ہوئے اتر ے
(گورو گرنتھ صاحب)

مطلب۔ جو انسان ہو کر عورت (دیوی) کی سیوا کرتا ہے۔ کیا وہ مرد سے عورت بننا چاہتا ہے۔ زیادہ ہی دیوی خوش ہوئی تو وہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اپنے جیسا بنالیگی۔ یہ دیوی کے بھگتوں پر مخول اڑایا گیا ہے۔ اور بھی سینکڑوں شبد گورو گرنتھ صاحب میں موجود ہیں۔ جن سے ثابت ہے۔ کہ دیوی کوئی چیز نہیں۔

سکھوں کو ہدایت

جس وقت سکھوں کو امرت چھکایا جاتا ہے۔ تب ہدایت کی جاتی ہے کہ بھائی اب گورو گرنتھ صاحب کے سوا دیوی دیوتے وغیرہ کسی کی پوجا نہیں کرنی۔ پھر ایڈیٹر صاحب کس طرح کہہ سکتے ہیں۔ کہ سکھ دیوی پوجا کرتے ہیں۔ ایڈیٹر صاحب سنی سنائی باتوں پر یقین نہ کیا کریں۔ ہر ایک آدمی یہ وہم نہیں مار سکتا۔ کہ میں ہر مذہب کا عالم بنگیا ہوں۔

لڑکیوں کے نام

ایڈیٹر صاحب کا یہ لکھنا کہ سکھ لڑکیوں کے نام دھرم کور پرکاش کور ہندی لفظ ہونیکی وجہ سے سکھ ہندو ہیں۔ واہ جی واہ خوب دلیل ہے۔ اس سے تو ثابت ہے کہ ایڈیٹر صاحب اصولی بحث سے ناواقف ہیں۔ ایڈیٹر صاحب کو معلوم ہونا چاہیئے کہ نام عام طور پر وہی رکھے جاتے ہیں جو عام فہم ہوں۔ اور جیسا خاندان ہو ویسے ہی نام ہوتے ہیں۔ پڑھے لکھے بچوں کے نام کچھ بامعنی اور مہذب رکھتے ہیں۔ ناخواہ لوگ سنے سنائے رکھ لیتے ہیں۔ ایڈیٹر صاحب جی جہاں ہماری لڑکیوں کے نام دھرم کور پرکاش کور ہیں۔ وہاں اخلاق کور حشمت کور۔ رحمت کور۔ وزیر کور شمشیر کور۔ بخشیش کور۔ اقبال کور۔ مہربان کور وغیرہ وغیرہ عربی فارسی الفاظ کے نام بھی بے شمار ہیں۔ اسی طرح آفتاب سنگھ۔ روشن سنگھ جمعیت سنگھ دولت سنگھ۔ فوجدار سنگھ۔ مہر سنگھ وغیرہ ہزاروں سکھوں کے نام ایسے مل سکتے ہیں جو فارسی عربی الفاظ ہیں۔ مگر یہ کوئی وزن دار دلیل نہیں۔ اب تو ہندو بھی ایف سی وی۔ ایل وی سی وی پی ایچ وغیرہ ناموں سے موسوم کئے جاتے ہیں سنبھل جانا کبھی عیسائی دوست دعویٰ نہ کر دیں کہ یہ ہندو عیسائی ہیں۔ کیونکہ انہوں نے نام عیسائی طرز پر رکھے ہوئے ہیں۔ سو بھائی جان! بحث اصولی ہونی چاہیئے نہ کہ لفظی۔ لہذا آپکے اس خیال کی رو سے بھی سکھ ہندو نہیں بن سکتے۔

مجلس و معاشرت

آگے جاکر ایڈیٹر صاحب نے فرمایا ہے۔ کہ ہندوؤں اور سکھوں کی چال ڈھال رفتار گفتار ایک ہے۔ یہ بات واقعی ٹھیک ہے۔ کیونکہ بہت سے سکھ جو دو تین میل فی گھنٹہ کی رفتار سے چل سکتے ہیں۔ تو بہت سے ہندو بھی اسی رفتار سے چلتے پھرتے نظر آتے ہونگے۔ شاید ایڈیٹر صاحب روزانہ چالوں کو ہی پرکھتے رہتے ہوں گے۔ گفتار بھی ایک ہو سکتی ہے کیونکہ سکھ پنجابی بولتے ہیں اور بہت سے ہندو بھی پنجابی بولتے ہیں (گو مردم شماری کے وقت تو میرے جیسے خادموں پر ہندو لوگ لاٹھیاں برسانے کے لئے تیار تھے۔ کہ ہماری زبان سنسکرت کیوں نہیں لکھتے۔ پھر تو گفتار نہ ملی) اس سے تو یہ ثابت ہوا کہ انگلینڈ میں جاکر ہندو صاحب عیسائی بن جاتے ہوں گے۔ کیونکہ انگریزوں کیساتھ گفتار اور رفتار ملانی پڑتی ہے۔

رشتہ داری کے اصول

ایڈیٹر صاحب نے ہندوؤں اور سکھوں میں رشتہ داری کا تعلق جتایا ہے۔ اوّل تو یہ بات سکھ ہسٹری اور گورباتی کے خلاف ہے۔ کیونکہ گورو گوبند سنگھ صاحب کا فرمان ہے کہ "سکھ رشتہ سکھ کیساتھ کرے" جب سکھ امرت چھکتے ہیں اس وقت بھی ہدایت کی جاتی ہے کہ "ہندوؤں سے رشتہ نہیں کرنا۔ رشتہ سکھ کیساتھ کرنا ہے" کئی بار فیصلے بھی ہو چکے ہیں (دیکھو "خالصہ بہت پرکاش" اور "گورمتے پرکاش" وغیرہ کتب) مگر پھر بھی جہلم کے پار کے کچھ بناوٹی سکھ اپنے رشتے اِدھر اُدھر کر دیتے ہیں

میں ایڈیٹر صاحب کو ذرا پچھلی تاریخ کی طرف لے جانا چاہتا ہوں سُنیں:-

نوشیرواں نے کرسچین شہزادی "ماریس" سے شادی کی اور اسکی پیدا ہوئی لڑکی ہندو راجہ اودے پور کو بیاہی گئی اور سلوکش کی لڑکی چندر گپت سے بیاہی۔ اسی طرح ہرشنیا اور الپی وغیرہ عورتیں جن کا تعلق آپکی تاریخوں سے ہے ہندو نہیں تھیں وغیرہ وغیرہ جب آپکی تاریخ بتاتی ہے۔ کہ آپ کے بڑے بڑے بزرگ اپنی شادیاں دوسرے خاندان یا غیر اقوام سے کرتے آئے پھر بھی وہ آپکے عقیدے کے مطابق ہندو ہیں؟ یہودی اور عیسائیوں کی شادیاں آپس میں ہو جاتی ہیں مغلیہ خاندان کے وقت جو تشی ہندوؤں نے اپنی لڑکیاں مسلمانوں کو دیں اور ان سے شادی کی۔ پھر بھی وہ ہندو کے ہندو ہی رہے۔ پھر اگر سکھ کوئی ایسی غلطی کر بیٹھے تو وہ پھر آپکے عقیدے کے مطابق سکھ ہی رہیگا۔ آپ اس معاملہ پر اعتراض نہیں کر سکتے۔ ہاں ہمارا مذہب یہ اجازت نہیں دیتا کہ سکھ ہندوؤں سے رشتے کریں۔ جو سکھ ہندوؤں سے رشتے کرتا ہے وہ سزا کا مستوجب ہوتا ہے جیسا کہ آجکل پنچ خالصہ دیوان (خالصہ پارلیمنٹ) کرتا ہے۔

سوال رہا کھانیکا کہ سکھ ہندوؤں کا کھا جاتے ہیں! اوّل تو یہ بات سکھ مذہب کے خلاف ہے۔ کیونکہ گورو صاحبان کا حکم ہے:-

(۱) مونے (ہندو) ہاتھ کا نہ کھانا (۲) رسوئیا (باورچی) کھوں کو سکھ رکھنا چاہیئے وغیرہ وغیرہ۔

جب سکھ امرت چھکتے ہیں تب انہیں خاص ہدایت کیجاتی ہے کہ سکھ کے سوا کسی کا مت کھاؤ۔ مگر ضرورت کے وقت کھانیکے سوال کو گورو گرنتھ صاحب میں اس طرح حل کیا گیا ہے:- "ہندو انہاں تر کو کانا" یعنی جو نسبت اندھے اور کانے میں ہے سکھوں کیلئے وہی نسبت ہندوؤں اور مسلمانوں کیواسطے ہے یعنی اگر کھانیکی کوئی خاص ضرورت پڑ جائے تو اندھوں کا نہ کھاؤ کیونکہ ہو سکتا ہے کہ دکھائی نہ دینے کیوجہ سے کھانے میں مکھی یا اور کوئی ایسی ویسی چیز داخل ہو گئی ہو اسلئے ایک آنکھ والے کانے کا کھالو۔ اُسنے دیکھکر تو بنایا ہوگا۔ سو اس سے ثابت ہوا کہ سکھوں کیواسطے ہندوؤں کا کھانا نسبت مسلمانوں کے جائز نہیں ہے۔ مگر کئی رسومات غلط العام چلی آرہی ہیں۔ جن کا انسداد آہستہ آہستہ ہو جائیگا۔ سردار (بابا) کھڑک سنگھ صاحب کئی دفعہ مسلمانوں کے ہاتھ سے کھا چکے ہیں۔ زندہ مثال ہے

معاف کرنا اس لکھت کا مطلب یہ نہیں کہ ہندوؤں کی آنکھیں نہیں وہ اندھے ہیں اور مسلمان کانے ہیں۔ یہ ایک مثال ہے جس سے واضح کیا ہے کہ کھانیکے لحاظ سے سکھوں کے واسطے مسلمانوں کا کھانا نسبت ہندوؤں کے زیادہ نزدیک اور جائز ہے ویسے ہندو بھی ہمارے دوست اور ہموطن ہیں۔ ایڈیٹر صاحب! اب تو کھانیکا سوال ہی اُڑ رہا ہے۔ یورپ میں کونسے برہمن ہوٹل ہوتے ہیں۔ لہذا اس بناء پر بھی سکھ ہندو نہیں بلکہ مسلمانوں کے زمانہ میں ایک ہیں۔

اخیر میں دست بستہ عرض ہے کہ پربھات جی! ہندوؤں اور سکھوں کے مشن میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ سورج۔ چاند۔ دیوی۔ شگن۔ وید۔ شاستر۔ سمرتی۔ رامائن۔ درن۔ جنتر منتر۔ دان۔ مورتی پوجا۔ اوتار۔ گائے۔ آرتی۔ شرادھ۔ بیاہ۔ شادی۔ سوتک۔ ہون۔ منڈن۔ سنسکار۔ گوبر۔ پیشاب۔ برہمن۔ مندر۔ جنجو۔ تیرتھ وغیرہ وغیرہ جو بھی ہندوؤں کی خاص رسومات ہیں۔ سکھ ان ایک کو بھی نہیں مانتے۔ بلکہ گورو گرنتھ صاحب میں انکی سخت مخالفت کیگئی ہے۔ اسی طرح مسلمان بھی ان تمام رسومات کے سخت خلاف ہیں۔ پھر سکھ کس طرح ہندو کہلا سکتے ہیں۔

اس کے مقابلہ میں مسلمان اور سکھ ہر دو اقوام ایک خدا کو مانتی ہیں۔ اور اسی کی پرستش کرتی ہیں۔ دونوں قومیں جنگجو اور قومی سپاہی ہیں۔ دونوں اقوام کا وجود اُس وقت ہوا جبکہ ممالک کی حالت ابتر سے ابتر ہو چکی ہے۔ ہر دو اقوام کے بنیادی اصول بہت سے ایک ہی ہیں۔ فارسی زبان کا جاننا سکھ کے واسطے ضروری ہے۔ کیونکہ بانی صاحب۔ کافی صاحب اور سکھ ہسٹری کا بہت سا حصہ فارسی زبان میں ہے۔ (باقی صہ ۴ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نور اینڈ سنز کی تیر بہدف و مشہور آفاق ادویہ!

موتی سرمہ جملہ امراض چشم کیلئے اکسیر ہے

ضعف بصر۔ کنکر سے جلن۔ پھولا۔ جالا۔ خارش چشم۔ پانی بہنا۔ دھند غبار۔ پڑبال۔ ناخونہ۔ گوہانجی۔ تونہ۔ ابتدائی موتیا بند وغیرہ۔ غرضیکہ یہ سرمہ جملہ امراض چشم کیلئے اکسیر ہے جو لوگ بچپن اور جوانی میں اس سرمہ کا استعمال رکھتے ہیں وہ بڑھاپے میں اپنی نظر جوانوں سے بھی بہتر پاتے ہیں۔ قیمت فی تولہ دو روپے آٹھ آنے محصولڈاک علاوہ ÷

حضرت مسیح موعودؑ کے خاندان مبارک میں تو موتی سرمہ ہی متعمل ہے لہٰذا آپکو بھی یہ موتی سرمہ ہی استعمال کرنا چاہیئے حضرت میاں بشیر احمد صاحب ایم اے سلمہ اللہ تعالےٰ تحریر فرماتے ہیں کہ میں اس بات کے اظہار میں خوشی محسوس کرتا ہوں کہ میں نے آپکا موتی سرمہ استعمال کیا۔ اسے بہت مفید پایا۔ گذشتہ دنوں مجھے یہ تکلیف ہوگئی تھی۔ کہ زیادہ مطالعہ یا تصنیف سے آنکھوں میں درد ہونے لگتا تھا اور دماغ میں بوجھ رہنے کے علاوہ آنکھوں میں سرخی بھی ہوتی تھی۔ ان ایام میں میں نے جب بھی آپکا موتی سرمہ استعمال کیا مجھے یقینی طور پر فائدہ ہوا ÷

اکسیر البدن دنیا میں ایک ہی مقوی دوا ہے

بلاشبہ کمزوری اور ضعیفی سے بڑھکر دنیا میں اور کوئی مصیبت نہیں اس سے نجات حاصل کرنے کیلئے آپ آج سے ہی اکسیر البدن رجسٹرڈ کا استعمال شروع کر دیں۔ کیونکہ دل میں نئی امنگ اعضاء میں نئی ترنگ۔ دماغ میں نئی سوجھ بوجھ پیدا کرنا۔ کمزور کو زور آور اور زور آور کو شہ زور نامرد کو مرد اور مرد کو جوانمرد بنانا اس اکسیر پر ختم ہے۔ ایک ماہ کی خوراک کی قیمت پانچ روپے محصولڈاک علاوہ

بیحد مفید ایک درجن شیشیاں اور بھیجئے!!

جناب بی۔ وی پٹیل صاحب بینور پوسٹ انواتی سے تحریر فرماتے ہیں کہ "میں نے آپکی مرسلہ اکسیر البدن نامی دوا کا استعمال کیا اور اسے بیحد مفید پایا اور اسکے استعمال سے مجھے غیر معمولی سرور، خوشی اور طاقت حاصل ہوئی لہٰذا کرم بواپسی ڈاک ایک درجن اکسیر البدن کی شیشیاں بذریعہ وی پی ارسال فرما کر شکریہ کا موقعہ دیں ÷

اکسیر اکبر جس کا اثر مستقل ہے

اکسیر البدن کے علاوہ اسمیں حسب ذیل اجزاء شامل ہیں سونے کا کشتہ کستوری عنبر۔ یوہمبین وغیرہ اسکے فوائد کے کیا کہنے۔ یہ ایک ہی لاثانی دوا ہے۔ اسکی موجودگی نے طبی دنیا میں ایک نئی روح پھونکدی ہے۔ مفصلہ ذیل نئی اور پرانی بیماریوں میں اس کا اثر فوری اور مستقل ہے ضعف دل ضعف دماغ ضعف اعضاء ضعف ہاضمہ قبل از وقت بالوں کا سفید ہو جانا۔ دل کی دھڑکن۔ سر کا چکرانا۔ آنکھوں میں اندھیرا آنا۔ بیحد سستی۔ اداسی ذرا سے کام سے دل کا کانپنا۔ جسم میں سخت کمزوری وغیرہ بیماریوں کیلئے یہ اکسیر بفضلہ تعالیٰ آخری اور یقینی علاج ہے۔ لاگت کے مقابلہ میں قیمت برائے نام۔ یعنی ایکماہ کی خوراک بیس روپے۔ محصولڈاک علاوہ ÷

اکسیر اکبر سے ۵۴ سالہ ۱۸ سالہ نوجوان بن گیا

جناب ڈاکٹر شیر محمد خانصاحب عالی اسسٹنٹ سرجن فورٹ لاکھاٹ ضلع کوہاٹ تحریر فرماتے ہیں کہ اکسیر اکبر کی ایکماہ کی خوراک جو آپ سے منگوائی تھی ایک مریض جسکی عمر ۴۵ سال سے متجاوز ہو چکی تھی اور جسکو کمزوری قریباً بیس سال سے تھی استعمال کرائی گئی۔ تو اسکے استعمال سے حیرت انگیز تبدیلی اسکے جسم میں رونما ہوئی جو سینکڑوں مقوی ادویہ کھانے سے بھی آجتک نہ ہوئی تھی یعنی اکسیر اکبر کے استعمال سے اسکی صحت ایسی ہوگئی جیسے ۱۸ سالہ نوجوان کی چڑھتی جوانی کا عالم ہوتا ہے۔ "اکسیر اکبر واقعی اس زمانہ میں اپنا جواب نہیں رکھتی۔ آپ ایک مرتبہ ضرور تجربہ فرمائیے۔

تریاق اعظم

اس ایک ہی تریاق سے سر سے لیکر پاؤں تک کی جملہ بیماریوں کا علاج کر لیجئے۔ گھر میں اس تریاق اعظم کی ایک شیشی ڈاکٹروں اور حکیموں کی ضرورت سے بے نیاز کر دیتی ہے سفر میں اسکی ایک شیشی کا آپکی پاکٹ یا سوٹکیس میں ہونا یہ اس بات کی دلیل ہے کہ ہسپتال کی جملہ ادویہ آپکی پاکٹ میں ہیں اسکے ہر قطرہ میں آب حیات اور ہر مرض کیلئے اکسیر ہے۔ اسکے ایک قطرہ کے حلق سے اترتے ہی مردہ جسم میں برقی لہر دوڑ جاتی ہے۔ سر کے درد۔ پسلی کے درد۔ گنٹھیا کے درد۔ عرق النساء کے درد۔ معدہ کے درد۔ جگر کے درد۔ غرضیکہ جملہ قسم کے دردوں کیلئے تیر بہدف ہے۔ ناسور بہتے ہوئے آبلوں، قلی بخار، ہیضہ، بدہضمی کیلئے اکسیر ہے۔ قصہ کوتاہ قریباً دو صد امراض کا یہ ایک ہی علاج ہے مفصل حالات پرچہ ترکیب استعمال میں ملاحظہ فرمائیے قیمت فی شیشی تین روپے محصولڈاک علاوہ ÷

تریاق اعظم سے جاں بلب مریض کو شفا ہوگئی!

مسٹر خلیل الرحمن صاحب اپوائنٹ آبزرویٹری آگرہ سے تحریر فرماتے ہیں کہ میں نے تریاق اعظم نامی دوا آپ سے منگوائی۔ میں اسکی جس قدر بھی تعریف کروں کم ہے۔ یہ تریاق ہر ایک بال بچے والے گھر میں ہونا ضروری ہے۔ میرے پڑوس میں ایک جاں بلب مریض کو اس تریاق سے فوراً شفا ہوگئی اور ایسی مثالیں بیشمار ہیں۔ جن میں آڑے وقت میں یہ تریاق اعظم تیر بہدف ثابت ہوئی۔ آپنے ایسی دوا ایجاد کر کے مخلوق خدا پر بڑا احسان کیا ہے۔ اگر اسے زندگی کا رہبر کہا جائے تو بجا ہے۔ ایک شیشی کلاں جلد بذریعہ وی۔ پی بھیجکر شکریئے کا موقعہ دیں ÷

اکسیر بواسیر

یہ نامراد موذی مرض انسان کا خون نچوڑ کر ہڈیوں کا پنجر اور زندہ درگور بنا کر زندگی تلخ کر دیتا ہے۔ اسکی مصیبت کو کچھ وہی بہتر سمجھ سکتا ہے جسے بدقسمتی سے اس نامراد مرض سے سابقہ پڑا ہو۔ ہماری یہ اکسیر اس ظالم مرض کو خواہ یہ کسی قسم کا ہو زیادہ سے زیادہ چودہ روز کے استعمال سے جڑ سے اکھاڑ کر نیست و نابود کر دیتی ہے۔ قیمت تین روپے۔ محصولڈاک علاوہ ÷

تین شیشی اور بھیجئے!

جناب بابو سالم اکبر صاحب ہیڈ کلرک اچھا پونو انگنج سے تحریر فرماتے ہیں کہ "میں نے اپنے ایک دوست کیلئے پہلے بھی اکسیر بواسیر نامی دوائی آپ سے منگوائی تھی جس سے وہ دوست ایک سال تک بہت اچھے رہے۔ ان کو دیکھ کر اب اور مریضوں نے بھی خواہش ظاہر کی ہے۔ لہٰذا بدیں خط ہذا تین شیشی اکسیر بواسیر اور بذریعہ وی۔ پی بھیجکر شکریئے کا موقعہ دیجئے ÷

اکسیر بچگان

یہ دوا چھوٹے بچوں کیلئے واقعی اکسیر ہی ہے اسلئے اس کا نام اکسیر بچگان رکھا گیا ہے۔ اسہال ہر قسم پیچش اور بچوں کے سوکھا پن وغیرہ کیلئے یہ دوا بفضل خدا تیر بہدف ہے۔ سبز رنگ کے اسہال اور سوکھا پن وغیرہ سے اکثر بچے ضائع ہو جاتے ہیں یہ دوا ان عوارض کیلئے تریاق ہے اور بڑی عمر والوں کیلئے بھی اسہال پیچش وغیرہ میں یہ دوا بہت مفید ہے ایک شیشی کی قیمت صرف دو روپے۔ محصولڈاک علاوہ ÷

ذیابیطس

ذیابیطس ایک بہت ہی خطرناک بیماری ہے۔ یہ اندر ہی اندر انسان کو اتنا کھوکھلا بنا دیتی ہے۔ کہ حقیقی معنوں میں انسان زندہ درگور ہو جاتا ہے۔ لگاتار سالہا سال کے تجربہ کے بعد ایک ایسا نسخہ ہاتھ آگیا ہے۔ جو اس موذی مرض کیلئے اکسیر اعظم ہے قیمت سالم کورس دس روپے ÷ محصولڈاک علاوہ ÷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قرآن شریف کے گورمکھی ترجمہ کے متعلق سکھ صاحبان کیا فرماتے ہیں؟

جناب سردار ہربیل سنگھ صاحب ایم۔ اے

پرنسپل رندھیر کالج کپورتھلہ لکھتے ہیں۔ کہ "چونکہ جناب نے اس ترجمہ کے متعلق میری رائے طلب کی تھی۔ دس پندرہ صفحات ہر ہفتہ پڑھتا رہا۔ اور اب ایکدفعہ ختم کر چکا ہوں۔ میں نے پہلے انگریزی میں ترجمہ پڑھا ہے لیکن جو حظ اور فائدہ مجھے آپکے ترجمہ سے نصیب ہوا ہے وہ پہلے نہیں ہوا تھا۔ اب میرے بچے یہ ترجمہ پڑھ رہے ہیں۔ آپنے ایسا عمدہ اور سلیس ترجمہ شائع کر کے تمام پنجابیوں پر عموماً اور سکھوں پر خصوصاً بہت بڑا احسان کیا ہے کیونکہ سچائی سچائی ہی ہے خواہ کسی جگہ سے ملے۔ مجھے یقین واثق ہے کہ اگر بہت سے پنجابیوں نے اس ترجمہ کو پڑھا تو وہ غلط فہمیاں جو خود غرض اشخاص نے یا جہالت اور ناواقفیت نے پھیلا رکھی ہیں دُور ہو جائیں گی۔ خدا آپکو اس محنت کا اجر عظیم دے۔ میں آپکا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپنے مجھے ایسا تحفہ دیا۔ جو دینی اور دنیاوی ترقی میں مدد دینے والا ہے ؛

ایڈیٹر صاحب نور کا یہ کارنامہ واقعی قابلِ تعریف ہے

گورمکھی لٹریچر میں آج رسالہ پھلواڑی کا پایہ بہت بلند ہے۔ اس رسالہ کے فاضل ایڈیٹر جناب گیانی ہیرا سنگھ صاحب۔ درد اپنے فروری ۱۹۳۶ء کے پرچہ میں تحریر فرماتے ہیں کہ سردار محمد یوسف صاحب ایڈیٹر اخبار نور نے قرآن شریف کا گورمکھی ترجمہ چھپوایا ہے قریباً ۸۰۰ صفحات ہیں۔ کپڑے کی سنہری جلد ہے۔ ہمیں یہ دیکھکر خوشی ہوئی۔ کہ دنیا کے ایک بڑے مذہب کی مذہبی کتاب کا گورمکھی ترجمہ چھپا ہے۔ مذہب اور روحانیت کے خواہشمندوں کو ہر ایک مذہب کی مقدس کتاب کو ضرور پڑھنا چاہیئے۔ گورمکھی پڑھے ہوؤں کو اس بات کا کوئی علم نہ تھا۔ کہ قرآن شریف میں کیا لکھا ہے۔ ایڈیٹر صاحب نور کا یہ کارنامہ واقعی قابل تعریف ہے۔ کہ جنہوں نے گورمکھی دانوں کے لئے فرقان حمید کی تعلیم سے آگاہی حاصل کرنے کا پورا سامان پیدا کر دیا ہے۔ ایڈیٹر صاحب نور کی اس اولوالعزمی کو دیکھ کر سکھوں کو بھی سبق حاصل کرنا چاہیئے اور وہ بھی اپنی مذہبی کتب اور گورو صاحبان کے مقدس اقوال کا دیگر السنہ میں ترجمہ کر کے اصل لاگت پر دینے کا انتظام کریں "

جناب سردار عطر سنگھ صاحب گورنر صوبہ کشمیر

تحریر فرماتے ہیں۔ کہ مجھے قرآن شریف کے مطالعہ کا بیحد شوق تھا لیکن عربی سے ناواقفیت ہونیکی وجہ سے آجتک یہ خواہش پوری نہ ہوسکی۔ قرآن مجید کا گورمکھی ترجمہ ارسال فرما کر آپنے میرے مدت کے شوق کو پورا کیا۔ میں کس زبان سے آپکا شکریہ ادا کروں۔ بلاشبہ آپنے گورمکھی زبان میں ترجمہ کر کے گورمکھی دانوں پر بہت بڑا احسان کیا ہے۔ اور اسلام کی بڑی بھاری خدمت بجا لائے ہیں ؛

جناب گیانی دیدار سنگھ صاحب بی۔ اے

(فاضل سکھ مذہب) سابق ہیڈ ماسٹر ہائی سکول توگل والا ضلع گورداسپور لکھتے ہیں کہ "سردار محمد یوسف صاحب ایڈیٹر نور کے قرآن مجید کے گورمکھی ترجمہ کو نہ صرف مینے پڑھا ہے بلکہ ایک ایک سطر اور ایک لفظ کے مطلب کو سمجھا ہے۔ بلاشبہ اس ترجمہ نے ایک دیرینہ کمی کو پورا کیا ہے جو گورمکھی دانوں میں خصوصاً عرصہ سے ضرورت تھی کیونکہ مادری زبان اپنے اندر جو جذب اور دل میں عمیق اثر پیدا کرتی ہے وہ اظہر من الشمس۔ آجتک کروڑوں مسلمان بھائی قران مجید کی تلاوت بلاناغہ کرتے چلے آتے ہیں۔ مگر ان میں گنتی کے ہی چند دوست ہونگے جنہوں نے اسکی اصلیت اور حقیقی تاثرات سے فائدہ اٹھایا ہو۔ سردار صاحب کی یہ کوشش واقعی قابل تحسین ہے کہ انہوں نے حضرت محمد صاحب جی کی تعلیم کو ہو بہو دیندار دل تک پہنچایا ہے جو عربی نہیں جانتے۔ مگر انکی ارواح فرقان پاک کی تعلیم سے مستفیض ہونے کیلئے تڑپ رہی تھیں۔ آیتوں اور رکوع کے باقاعدہ نمبر دیکر متن کے ساتھ ساتھ چلنے کے خیال کو بہت اہمیت دیگئی ہے جس سے عربی پڑھے ہوئے دوستوں کو اصل سے مقابلہ کرنے کیلئے کوئی دقت اٹھانی نہیں پڑتی۔ قصہ کوتاہ مترجم نے اس اولوالعزمی یعنی قرآن پاک کے گورمکھی ترجمہ سے سکھوں اور مسلمانوں کے درمیان جو آزردگی اور کشیدگی کی وسیع خلیج حائل ہے کو پاٹنے کی پوری پوری کوشش کی ہے۔ دلی دعا ہے کہ پرماتما انکی اس نیک کوشش کو بارآور فرمائے "

سردار دیوی سنگھ صاحب گرنتھی

خان پور (ریاست بہاولپور) سے لکھتے ہیں کہ "مینے قرآن شریف کا گورمکھی ترجمہ پڑھا۔ میں سردار محمد یوسف صاحب کی قابلیت کی داد دیئے بغیر نہیں رہ سکتا جو انہوں نے جگت اوھار (دنیا کی نجات

کیلئے اس پاک کتاب کا ترجمہ کیا ہے۔ اور مخلوق خدا کیلئے نور خدا کا چشمہ کھولدیا ہے۔ چند روز ہوئے سردار محمد یوسف صاحب نے اپنی تیار کردہ کتابیں سکھ اور مسلمان اور سکھ مسلم اتحاد۔ مسلمانوں کے احسان سکھوں پر۔ روانہ کیں اور میں نے بغور پڑھیں۔ میں نے قریباً سب خالصہ تواریخیں دیکھی ہیں۔ جو کچھ سردار صاحب موصوف نے لکھا ہے یہ عین حقیقت اور واقعات ہیں۔ قرآن شریف کے اپدیش (ہدایات) سب شری گورو گرنتھ صاحب کے مطابق ہیں۔ سچ پوچھو تو سکھ اور مسلمان دو بھائی ہیں۔ سردار صاحب موصوف نے ان بچھڑے ہوئے دو بھائیوں کو گلے ملایا ہے۔ میں سردار صاحب کو انکی ان کامیاب کوششوں کیلئے مبارکباد دیتا ہوں جو اس مقدس کتاب (قرآن شریف) کے گورمکھی ترجمہ کو خلق خدا کے سامنے پیش کر کے ایک پراوپکار (سب سے بڑا کارِ خیر) بجا لائے ہیں۔ واہگورو جی آپکو اس سے زیادہ طاقت بخشیں "

جناب سردار سادھو سنگھ صاحب ایس ڈی ایم رحیم یار خاں

تحریر فرماتے ہیں کہ "میرے دل میں قرآن شریف کے پڑھنے کا بیحد شوق تھا۔ مگر بدیشی بھاشا میں ہونیکی وجہ سے میں اپنی خواہش کو پورا نہیں کر سکتا تھا۔ اب حال میں سردار محمد یوسف صاحب ایڈیٹر اخبار نور قادیان نے قرآن مجید کا گورمکھی ترجمہ بڑی محنت سے عام فہم گورمکھی زبان میں کیا ہے جو خاکسار کو اپنے دوست بابو غلام محی الدین صاحب کے ذریعہ ملا ہے جس نے میری خواہش کو اس طرح پورا کیا جس طرح ایک خشک درخت بروقت آبیاری سے سرشار ہو جاتا ہے۔ بلاشبہ فاضل مصنف نے ترجمہ کرنیمیں کمال عقلمندی سے کام لیا ہے زبان نہایت شستہ ہے ایسے کارِ نمایاں کی اسلام میں یہ پہلی نظیر ہے یقیناً آپکا کارنامہ مذہبی دنیا میں قابل تعریف ہے اور مذہب اسلام کیلئے خاص طور پر قابل فخر ہے "

رسالہ اسلامک کلچر (حیدرآباد دکن) اپنے جنوری ۱۹۴۱ء کے اشو میں لکھتا ہے۔

کہ "شیخ محمد یوسف صاحب ایڈیٹر اخبار نور قادیان نے قرآن مجید کا ہندی ترجمہ شائع کیا ہے۔ اس سے قبل آپ کلام پاک کا گورمکھی ترجمہ بھی شائع فرما چکے ہیں جسکی گورمکھی علماء اور سکھ والیانِ ریاست تک نے بھی تعریف کی ہے۔ حال ہی میں آپکے ہندی ترجمہ نے بھی ہندو علماء اور ہندو حکمرانوں کی نظروں میں بہت قبولیت حاصل کی ہے۔ قرآن مجید کے ان ہر دو تراجم کے ذریعہ بہت سے غیر مسلموں کو اسلامی تعلیم سے واقفیت حاصل کرنیمیں بہت مدد ملی ہے "

ہدیہ فی جلد تین روپے و پانچ روپے بلحاظ کاغذ۔

(دافتاب ہند ایڈیٹر دہلی بابت ماہ مارچ میں صفحہ ۱۰۰ پر لکھتا ہے کہ سردار محمد یوسف صاحب ایڈیٹر اخبار نور قادیان نے قرآن مجید کا گورمکھی ترجمہ شائع کیا ہے)